محرم اور اس کے تقاضے

ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

مؤلف

صاحبزادہ سید زین العابدین راشدی

ایم۔اے

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

محرم اور اس کے تقاضے

ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

نام کتاب	ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے
مؤلف	صاحبزادہ سید زین العابدین راشدی (ایم۔اے)
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی
صفحات	32
ہدیہ	20روپے

ملنے کے پتے

جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور/مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
کرمانوالہ بک شاپ لاہور/مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم گجرات
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بک شاپ گجرات
مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ/مکتبہ فیضان مدینہ گھکھڑ
مکتبہ فیضان اولیاء کامونکی / نیک محمد شرقپور شریف
جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف۔ منڈی بہاوالدین
صراط مستقیم پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور 0321-9407699

اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

افتتاحیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وصحبہ وسلم

برادرانِ اسلام! یہ مختصر مگر جامع مضمون، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے فقط دو دن میں تقریباً (۲۴) گھنٹہ میں تیار ہوا۔ یہ محنت شاقہ فقط اس جذبہ سے کی گئی ہے کہ محرم الحرام کے حوالے سے مسلم معاشرہ کی اصلاح ہو تاکہ بُری رسُوم اور گندی بدعتوں کی بیخ کنی ہو سکے جنہوں نے مذہبی روپ دھار لیا ہے۔ اگر مضمون ھذا خوف خدا سے سرشار ہو کر دیانت اور سنجیدگی سے مطالعہ کیا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ ضرور عمل کی تحریک پیدا ہوگی۔ یہ رسالہ نہ فقط خود پڑھیں بلکہ اپنے اہل خانہ، خاندان، رشتہ دار، اہل محلّہ، دفتر اور دوست و احباب کو بھی مطالعہ کی ترغیب دیں۔

دوستو! اگر آپ نے اس کتابچہ کی اشاعت و تبلیغ میں سچے دل سے سعی فرمائی تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی کوشش ضرور رنگ لائے گی۔ صحت مند معاشرہ قائم کرنے میں آپ کی سعی کا کلیدی کردار ہوگا اور قیامت کے روز اللہ و رسول کے سامنے ہم شرمندہ نہ ہوں گے بلکہ سرخرو ہوں گے اور اس سعی بلیغ کا اجر عظیم پائیں گے۔

یاد رہے! میرے مخاطب بھولے بھالے عوام اہل سنت ہیں۔ فقیر نے اپنوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری کوشش و محنت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ شیعہ پر اتمام حجت قائم کرنے کے لیے بعض مقامات پر ان کی مستند و معتبر کتب سے بھی حوالہ لایا ہوں۔ وہ لاکھ بار ہماری نہ مانیں لیکن ذرا ٹھنڈے دل سے اپنے گھر کی آواز پر ضرور غور کریں۔ اس سعی بلیغ سے میرا مقصد کسی پر

کیچڑ اچھالنا ہرگز نہیں ہے اور نہ کسی کو ستانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان برائیوں سے مجھے بچایا ہے۔ میرا مقصد وحید فقط بدعات خرافات وفضولیات کے خلاف عمل کی تحریک پیدا کرنا ہے۔ شیعہ اپنے ائمہ کے اقوال پر عمل کریں تو مجھے خوشی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و سنت کا صحیح تابعدار بنائے اور ہر بُرائی و گمراہی سے نفرت کلی عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

۱۱محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

مُحرم الحرام اور اس کے تقاضے

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، اس کی پہلی تاریخ (شہادت حضرت امیر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ) اور دسویں تاریخ کو قربانی (یعنی واقع کربلا) ہے اور ذوالحج اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے اِس کی دسویں تاریخ کو بھی قربانی ہے ہم مسلمانوں کا سال شروع بھی قربانی سے ہوتا ہے اور ختم بھی قربانی پر، ابتدا بھی قربانی اور انتہا بھی قربانی۔ شاعر مشرق، آواز فطرت حکیم امت علامہ اقبال فرماتے ہیں:

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم
نہایت اُس کی حُسینؓ، ابتدا ہے اسماعیلؑ

محرم ہر سال دعوت عمل دیتا لیکن ہم ہر سال محرم میں بدعات وخرافات میں لگ جاتے ہیں اصل پیغام سے جان بوجھ کر روگردانی کرتے ہیں۔ محرم میں ماتم کرنا، تعزیہ، ذُلذُل، نوحہ، اعزاداری، شور مچانا، علم سجانا، کالے کپڑے پہننا، ڈھولک بجانا، خواتین ونوجوان لڑکیوں کا بے پردہ ہوکر ماتمی جلوس میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے۔ ہم اُسوہ حسینؓ کو چھوڑ کر بدعات وخرافات میں کھو گئے ہیں۔ قرآن حکیم اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی ذرا سی پروانہیں کرتے، فقط اپنے نفس کی پیروی میں مصروف عمل ہیں۔ ایک ڈرائیور سے دریافت کیا گیا کہ آپ سُنّی ہیں ماتم کی کیسٹ کیوں سنتے ہیں؟ کہنے لگے کہ ڈھولک سن سن کر طبیعت ایسی گندی ہوگئی ہے کہ بغیر شور کے مزا ہی نہیں آتا بلکہ نیند آنے لگتی ہے اس لیے ماتم کی کیسٹ سنتا ہوں۔

اسی طرح شیعوں سے دوتہائی سنی لوگ ماتمی جلوس میں شامل ہوتے ہیں، کراچی میں یہ جان کر انتہائی افسوس ہوا کہ سُنی نوجوان ماتمی جلوس میں سبیل لگاتے ہیں، زخمیوں کا علاج کرتے ہیں، اپنے گھر میں علم سجاتے ہیں، علم پر مَنّت مانتے ہیں، تعزیہ نکالتے ہیں، مصنوعی کربلا بناتے ہیں اور سالانہ محرم کے دنوں میں

زیارت کے لیے کھول دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

یہ ساری ناجائز رسوم ہیں اور شیعہ کے شعار ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس سے کم از کم سنی حضرات پرہیز کریں اور قولاً وفعلاً سنی رہیں۔ خالص سنی ہونے کی اشد ضرورت ہے۔

ایک صاحب کو فقیر نے ماتم سے منع کیا تو کہنے لگے:

امام پاک نے اپنی جان اللہ کی راہ میں دے دی ہم سینے پر ہاتھ بھی نہیں ماریں۔

میں نے کہا:

اللہ تعالیٰ نے ماتم سے منع کیا ہے، صبر کا حکم دیا ہے ہمیں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح صبر کرنا چاہیے۔ ماتم، نوحہ اور اعزاداری ائمہ اہل بیت سے ثابت نہیں ہے۔ اگر ماتم جائز ہوتا تو سب سے پہلے حضرت امام زین العابدین مدینہ منورہ میں ہر سال مصنوعی کربلا بناتے، ماتمی جلوس نکالتے، مسجد سے بغاوت کر کے امام بارگاہ سجاتے، بانس کے ڈنڈے پر خوبصورت کپڑے کا جھنڈا چڑھا کر علَم نصب فرماتے۔ نوحہ و اعزاداری کے لیے بلاتے، سیاہ لباس زیب تن فرماتے، تعزیہ اور تابوت بنانے کا اہتمام فرماتے۔

لیکن ایسا عمل اہل سنت اور اہل شیعت کی کسی مستند کتاب میں درج نہیں ہے۔ ایسا ثابت نہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے ان بدعات وخرافات کی کوئی اصل نہیں۔ یہ سارے پیٹ کے دھندے ہیں۔ ہمیں ان بدعات سے بچ کر سچا محب اہل بیت بننا چاہیے۔ یہ سب کچھ اگر درست ہوتا تو سب سے پہلے ان کی ابتدا ائمہ اہل بیت سے ہوتی۔

ایک صاحب کو منع کیا۔ تو کہنے لگے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک جنگ اُحد میں شہید ہوا، حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں اپنا دانت شہید کرنے کا فیصلہ کیا لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون سا دانتِ مبارک شہید ہوا، اس لیے اپنے

تمام دانت مبارک شہید کر دیے۔ لیکن ہم ماتم بھی نہیں کریں۔

میں نے جواب میں عرض کیا:

بھائی صاحب! آپ صحیح فرما رہے ہیں لیکن خدارا میری بھی سنیے اور ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیجیے کہ حسین عالی مقام نے کربلا میں ماتم کیا تھا یا جان دے کر شہید ہوئے تھے؟ کہنے لگے شہید ہوئے تھے تو پھر اصولاً آپ کو بھی جان دینا چاہیے نہ کہ ماتم کرنا۔ آپ اپنی دلیل پر عمل نہیں کرتے۔

اصولاً جان کے بدلے جان، دانت کے بدلے دانت اور ماتم کے بدلے ماتم ہونا چاہیے۔

ایسی بے شمار بے تکی باتیں آپ کو بھی سننے کو ملتی ہوں گی۔

بے عملی اور بدکرداری سے نہ ہمیں اس دنیا میں فائدہ ہوگا اور نہ آخرت میں کوئی انعام ملے گا اگر کچھ حاصل کرنے کی خواہش ہے تو عمل کیجیے، نیکیوں کو اپنائیے، زندگی مختصر ہے کچھ کر کے دکھائیے، حسینیت کو اپنے کردار سے زندہ کیجیے۔ زبان پر حسین کا نام اور بدکرداری یزید والی، دوغلی پالیسی سے اپنے آپ کو دھوکے میں مت ڈالیے۔

سنی بھائیو! شیعہ سے بالکل دور رہیں ان کی تقریبات سے اپنے اہل خانہ کو مکمل طرح بچائیں۔ دیکھیے میل جول کی وجہ سے بہت ساری شیعہ بدعات سنیوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ یہ تبھی ممکن ہوگا جب آپ ان سے بالکل دور رہیں گے۔

امام ضامن۔ سیدہ کا معجزہ۔

جیسے عمل سے بھی پرہیز کریں ان کی کوئی اصل نہیں ہے جھوٹی کہانیاں گھڑی گئی ہیں ان کے بدلے میں آپ محفل ذکر شریف، محفل نعت شریف، میلاد شریف، ذکر حسین کو اپنائیے مصیبت میں نماز غوثیہ پڑھیے اور خیر و برکت کے لیے ہر ماہ گیارہویں شریف کی عادت ڈالیے۔

ہوں گی آسان ساری تیری مشکلیں
صدق دل سے غوث کی کردے نیاز
اے "جمیل" قادری ہشیار باش
عمر بھر چھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز

علم و تعزیہ پر منت چڑھانے کا بائیکاٹ کریں، سیاہ پوشی سے پرہیز کریں، شامِ غریباں میں شرکت سے اپنے ایمان کو ضائع ہونے سے بچائیں اور ماتمی جلوس میں شرکت کر کے خدا کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔

صبر ایمان کا سر ہے۔

امیر المومنین، شیر خدا، فاتح خیبر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں:

الصَّبْرُ مِنَ الایمانِ بِمَنْزِ لِۃِ الرَّأسِ مِنَ الجَسَدِ

ترجمہ: صبر ایمان کے لیے ایسا ہے جیسا جسم کے لیے سر۔

یعنی جس جسم پر سر نہ ہو اسے کیا کہا جائے گا؟ یہی حال اس ایمان کا ہے جس کے ساتھ صبر نہ ہو۔

اے بھائی! مصائب و آلام کے پردے میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں۔ قدرت کا اصول یہی ہے کہ بلا اور آزمائش کے پردے میں سب کچھ رکھ دیا ہے۔ (مکتوبات شریف حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ بحوالہ دولت خوشنودی صفحہ ۱۶۵)

ذکر حسین

اہل بیت پاک ہیں، ان کا ذکر وہ کریں جو پاک ہوں، جو ایمان کی حلاوت سے سرشار ہوں، نیت پاک ہو، جسم پاک، لباس پاک اور باوضو ہو۔

کون حسین؟

نواسہ رسول، ابن بتول، جگر گوشہ مرتضیٰ، برادر حسن مجتبیٰ۔ حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہ جنتی خواتین کی سردار ہیں اور آپ کے لخت جگر امام حسن و امام حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ حضرت حسین کو ریحانۃ الرسول (یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھول) کہا گیا۔ امام حسن و حسین کی اولاد کو حضور پاک نے اپنی اولاد قرار دیا جنہیں آج بھی "سادات" کہا جاتا ہے۔ سادات کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے اسی مقام و مرتبہ کے سبب سادات کو زکواۃ لینا حرام ہے۔ سادات مال کا میل نہیں کھا سکتے۔ سادات کا یہ مقام اس لیے ہے کہ وہ حضور پاک کی اولاد ہیں۔

حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ ۵/شعبان المعظم ۴ھ میں مدینہ منورہ میں تولد ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین نام تجویز فرمایا۔

شہادت: ۱۰/محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعۃ المبارک بمقام کربلا معلی، عراق۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۵۶ سال پانچ ماہ اور پانچ دن تھی۔

حلیہ مبارک: چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور دلکش، داڑھی شریف سنت نبوی کی متابعت میں مٹھی بھر، سر پر سفید نورانی عمامہ، سفید اسلامی لباس زیب تن ہوتا۔

پنج وقت نماز جماعت کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا فرماتے تھے۔ پرہیزگاری و تقویٰ میں ضرب المثل تھے۔ سخی بے مثال تھے۔ شب بیدار عبادت گزار تھے۔ ساری ساری رات تلاوت قرآن مجید یا نوافل کی ادائیگی میں بسر ہوتی۔ صبر، شکر، حلم، علم، درگزر کی تصویر تھے۔ پیکر اخلاق و اخلاص تھے۔ غریبوں مساکین پر مہربان تھے۔ اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھتے تھے اس لیے جو کچھ ہوتا وہ اللہ کی راہ میں خرچ کردیتے تھے، کل کے لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ سراپا فیض تھے اس لیے ساری زندگی فیض بانٹتے رہے، علماً و صوفیاً دونوں گروہ نے

فیض پایا۔

جس کی تربیت خود محبوب رب العالمین حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمائی ہو، جس نے ساری رات والدہ کو قیام کرتے دیکھا، جس نے باب مدینۃ العلم سے علم پایا، جس نے ابوبکر صدیق سے صداقت، عمر فاروق سے عدالت، عثمان غنی سے حیا و حلم و سخاوت اور علی المرتضیٰ سے شجاعت اور برادر اکبر حسن مجتبیٰ سے صبر و شکر کی دولت لازوال پائی ہو اس کے مقام و مرتبہ کا کیا کہنا۔

حضرت امام نے شہادت کے وقت بھی قبلہ رخ ہو کر سجدہ کیا اور سجدہ کی حالت میں آپ کے جسم سے گردن جدا کی گئی۔

دیکھو شاہ کربلا قتل کے میدان میں بھی
سامنے تھے موت کے بیٹھے، نہ چھوڑی پر نماز

شہادت کے وقت بھی نماز پڑھ کر نماز کی اہمیت کو اجاگر کیا اور امت مسلمہ کو درس نماز دیا۔ لیکن آج ہزاروں ماتمیوں میں تحقیق کریں شاید ہی کوئی پنج وقت نماز کا پابند ملے۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے:

ماتمی لاکھوں ہیں، نفس بے ریا کس کس میں ہے
دیکھنا ہے تیرے اُسوہ کی ضیا کس کس میں ہے

یزید سے نفرت کا مقصد کیا ہے؟ کبھی غور کیا ہے کہ یزید پر لعن طعن کا کیا مقصد ہے؟ اس کے وجود سے کیوں گھن آتی ہے؟

صرف اس لیے کہ اس کا کردار گندا تھا، وہ بدعمل و کردار شخص تھا۔ وہ دیو یا جن نہیں تھا ایک انسان تھا۔ لیکن حضرت امام نے اسے پسند نہیں کیا۔ ناپسند کا سبب اس کی غیر شرعی زندگی تھی۔

حضرت سیدنا حسین جیسی عظیم یگانہ روزگار علمی و روحانی شخصیت، یزید جیسے ظالم، فاسق و فاجر، اللہ و رسول کے نافرمان، زانی، شرابی، بے نمازی کی بیعت کیسے کرتے؟

ورنہ لوگوں کے لیے جواز بن جاتا اور آج ماتمی جلوس کا جائزہ لے کر دیکھئے کہ یزید کے سارے سیاہ کرتوت ان سیاہ پوش میں نظر آئیں گے۔ یزید پر لعنت کرنا آسان لیکن کردار سے حسینی بننا مشکل ہے۔ آج ہم حسینی کہلاتے ہیں لیکن الیکشن کے وقت حضرت حسین کی پیروی سے عملی طور سے روگردانی کرتے ہوئے یزید جیسے بدکردار شخص کو ووٹ دے دیتے ہیں۔

اگر سچا حسینی بننا ہے تو روزانہ قرآن کی تلاوت اور صاحب قرآن کی سیرت پر عمل کریں۔ ہاں حضرت حسین نے نیزے پر قرآن سنا کر قرآن پڑھنے کی عملی تلقین کی تھی۔ آج بھی اسی طرح قرآن سے مضبوط رشتہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

یوں تو پڑھنے کو سبھی قرآن پڑھتے ہیں مگر
نوک نیزہ پر سنایا فاطمہ کے لال نے
صبر کا ڈنکا بجایا فاطمہ کے لال نے
جبر کو نیچا دکھایا فاطمہ کے لال نے

ہر دور میں یزید پیدا ہوتا رہے گا اور ہر دور میں امام حسین کا مرید بھی پیدا ہوتا رہے گا، اسی طرح تاقیامت حق و باطل اور ظالم و مظلوم برسرپیکار رہیں گے۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ہر سال ماہ محرم حسینی کردار کی دعوت عمل دیتا ہے، بار بار یہی پیغام لے کر آتا ہے کہ عملی طور پر حسینی بنیں، ظاہر و باطن سے حسینی بنیں، برائی و بدکرداری کا قلع قمع کریں، گمراہی و بے دینی کی جڑ اکھاڑ دیں، یزید کی بدکرداری سے عملی بیزاری اختیار کریں۔ ماہ محرم ہر سال حسینی بننے کا پیغام لاتا ہے اور لاتا رہے گا، محب اہل بیت بغیر چوں و چراں حسینی اداؤں پر قربان ہونے کو اعزاز سمجھتے ہیں۔

زیر خنجر جس کا سجدہ عظمت اسلام ہے
جس کا ہر تیور رسول پاک کا پیغام ہے

ماتم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر حضرت علی اور سیدہ خاتون جنت نے ماتم کیا، سیدہ کے انتقال پر حضرت علی نے ماتم کیا، حضرت علی کی شہادت پر حضرت امام حسن، امام حسین نے ماتم کیا، حضرت حسن کی شہادت پر حضرت حسین نے ماتم کیا، حضرت حسین کی شہادت پر حضرت امام زین العابدین نے ماتم کیا؟ بالکل نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو مستند کتب سے دلیل پیش کی جائے۔ جب ماتم ان پاک نفوس سے ثابت نہیں تو آج ہمیں بھی ان بُری رسموں سے بچنا چاہیے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں صبر کا حکم دیا ہے تو پھر یہ نفوس قدسیہ کس طرح مالک کے حکم سے انحرافی کرتے ہوئے ماتم کرتے یقیناً انہوں نے خدا کی رضا پر راضی رہے، صبر کیا اور اس امتحان میں کامیاب و سرخرو ہوئے۔

ترجمہ: اور خوشخبری سُنا ان صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ تعالیٰ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ (پ ۱ ع آیت نمبر) صہ

آیت کریمہ سے ماتم کرنا، سینہ کوبی، اعزاداری، نوحہ، مرثیہ کا واضح رد ہوا، اب مومن وہ ہے جو قرآن کا فیصلہ دل سے مانے۔

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحہ والمستمعہ (ابوداؤد)

ترجمہ: نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

☆ نہی رسول اللہ صلی علیہ وسلم عن المراثی (ابن ماجہ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثیہ خوانی کی ممانعت فرمائی۔

☆ لیس منا ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیه

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ باب البکاع علی المیت، الفصل الاول، کتاب البیوع صفحہ،۱۵ مطبوعہ کراچی)۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہماری جماعت سے خارج ہے (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے) جو مصیبت کے وقت رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلانہ باتیں کہے۔"

واضح ہوا کہ ماتمی، سینہ کوبی، مرثیہ گوئی، نوحہ اور اعزاداری اور جہالت کے دور کی طرح کفریات پر مشتمل اشعار پڑھنے والے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے نہیں ہیں۔

☆ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر جب عورتیں رونے لگیں اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ انہیں کوڑے سے روکنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو پیچھے ہٹایا اور خود خواتین کو مخاطب کرکے فرمایا:

تم شیطان جیسی چیخ و پکار سے بچو، پھر فرمایا: جب تک غم آنکھ اور دل میں ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے (اس غم کا اظہار ہونے لگے) تو شیطان کی طرف سے ہے۔ (مشکوٰۃ)

کافر ہے جو منکر ہو حیات شہدا کا
ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

سوگ منانا کیسا ہے

بعض لوگ ہر سال محرم کے دس دن سوگ مناتے ہیں، سوگ میں کالے کپڑے پہنتے ہیں، برہنہ سروپا رہتے ہیں، دودھ نہیں پیتے، غسل نہیں کرتے وضو نہیں کرتے اور سفید صاف کپڑے نہیں پہنتے، یہ عمل شرعاً کیسا ہے؟

شرع مطہرہ نے سوگ کی حد تین دن بتائی ہے اس سے زائد نہیں وہ بھی ہر سال کے لیے نہیں فقط مرنے کے وقت تین دن اور اس میں بھی صبر و نماز کو قائم رکھنا ہے۔

☆ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہوگیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے پیلے رنگ کی خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا:

''ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔''

☆ حضرت حمید بن نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق حیات ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی تو انہوں نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اسے جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

ہاں شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ منائے اس کے بعد ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی جب کہ ان کے بھائی فوت ہوگئے تھے تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اسے (کپڑوں) پر ملا اور فرمایا: مجھے خوشبو کی حاجت نہیں سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

سُنا جو عورت اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اسے جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ شوہر پر چار مہینے دس دن منائے۔ (صحیح البخاری جلد اول مترجم)

مسئلہ: مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیجیے اور اس سوگ میں سیاہ کپڑے وغیرہ پہننا حرام ہے (عالمگیری)

سیاہ لباس

سفید لباس نورانی اور جنتی لباس ہے اس لیے مردوں کو سفید کفن پہنایا جاتا ہے اور سیاہ لباس سوگ کی علامت اور شیعہ کی نشانی ہے بلکہ آج کل سیاہ لباس نے شیعیت کے ہاں مذہبی حیثیت اختیار کر رکھی ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ لباس متعلق شیعہ کی مستند و معتبر کتب سے دلائل پیش کر کے جعفری کو لاجواب کردوں کیونکہ انہیں کے علماً مجتہد و ذاکر حضرات سیاہ پگڑی اور سیاہ لباس زیب تن کرتے ہیں، انہیں کے مرغوب لباس کا جائزہ انہیں کی کتب سے پیش کرتے ہیں۔

ترجمہ: ''جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے ناری (جہنمی) لباس تیار کیا جاتا ہے۔'' (سورہ الحج آیت نمبر ۷)

لا تلبسو االسواد فانہٗ لباس فرعون (استبصار جلد اول صفحہ ۸۱)

ترجمہ: سیاہ لباس پہننا اس لیے ناجائز ہے کہ لباس فرعون ہے۔ (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۴۸ از سابق مجتہد شیعہ مولانا شیر علی لکھنوی)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز جائز ہے؟

آپ نے فرمایا: ''سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔'' (من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ ۵۱ بحوالہ مقیاس خلافت صفحہ ۸۵)

﴾"امیرالمومنین حضرت علی نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کالے کپڑے نہ پہنا کرو کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے۔" (من لایحضرہ الفقیہ سطر نمبر ۱ صفحہ ۱۶۳ جلد اول، حلیۃ المتقین صفحہ ۶)

﴾امام جعفر صادق فرماتے ہیں: حق تعالیٰ نے ایک نبی علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ مومنوں سے کہدے کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں یعنی کالے کپڑے۔ (جامع عباسی اردو مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی صفحہ ۲۶۷ بحوالہ شام کربلا)

علم کی حقیقت

آج کل علم نے شیعہ مذہب میں اہمیت اختیار کر رکھی ہے اور ان کا شعار (نشان) سمجھا جاتا ہے۔ علم ہے کیا؟ باس کے ڈنڈے پر سیاہ رنگ کا خوبصورت ریشمی کپڑے کا جھنڈا چڑھایا جاتا ہے۔ اسکو علم کہا جاتا ہے۔ جس قدر امام بارگاہ زرخیز ہوگی اس قدر علم پر بھی خرچہ کیا جاتا ہے۔ علم کے اوپر چاندی کی چادر کا پنجہ بھی لگایا جانے لگا ہے اور اس پر مختلف قسم کے بلب بھی لگائے جاتے ہیں۔ علم گھر، دوکان، امام بارگاہ پر نصب کیا جاتا ہے، محرم کے دنوں میں ہر سال ڈیکوریٹ کیا جاتا ہے۔ نہ صرف سجایا جاتا ہے بلکہ تعظیم کی جاتی ہے، چوما جاتا ہے، بیماری سے شفا، اولاد اور روزگار کی منت مانی جاتی ہے، منت چڑھائی جاتی ہے۔ محرم کے دنوں میں بھیک مانگنے کے لیے گھر گھر لے جایا جاتے ہیں، شیعہ خواتین ماہ رجب میں "کونڈوں"، شعبان میں سیدہ کا معجزہ، معجزہ بی بی فاطمہ، اعجاز جناب سیدہ فاطمہ الزہرا، محرم میں "علم" اور صفر میں "امام ضامن" کی تشہیر کرتی ہیں، سُنی خواتین کو جھوٹی کہانیاں اور جعلی معجزے بیان کرکے انہیں ترغیب دی جاتی، ذہنی طور پر تیار کیا جاتا ہے تاکہ وہ بھی ان بدعات کو اپنے گھر میں رائج کریں۔

ایران میں شیعہ انقلاب/خمینی انقلاب کے بعد پاکستانی شیعہ مذہبی طور پر

منظم ہوئے ہیں۔ شیعیت کی ترویج و اشاعت کے لیے ہر ذریعہ استعمال کرنے لگے ہیں۔ سینہ کوبی کرنے والے کو فی آدمی =/۵۰۰ روپے دیئے جارہے ہیں۔ ملک پاکستان میں وہ پلاٹ جہاں معاشرے کے ناسور موالی جمع ہو کر بھنگ اور چرس وغیرہ پیتے تھے لیکن ایرانی انقلاب کے بعد پاکستان میں ان پلاٹوں پر شیعہ کا قبضہ ہوگیا، علم گاڑ دیا، چار دیواری اٹھا کر گیٹ لگا دیا اور اس پر امام بارگاہ کا بورڈ لگا دیا گیا کہ جعفری امام بارگاہ، منتظر امام بارگاہ، حسینی امام بارگاہ، حیدری امام بارگاہ وغیرہ حالانکہ وہ پلاٹ نہ شیعہ کا اور نہ امام بارگاہ کا تھا۔ یہ سارا کام ایک پلاننگ کے تحت کیا گیا۔ اب ان پلاٹوں کے اندر ماتم، اعزاداری، مجلس منعقد ہوتی ہے۔ صحابہ کرام پر سب وشتم کیا جاتا ہے اور وہیں سے ماتمی جلوس نکالا جاتا ہے۔

اور ہر قسم کا نشہ بھنگ، چرس، افیم اور ہیروئن وغیرہ فروخت ہوتا ہے۔

انہی امام بارگاہوں میں مذہبی تہواروں کے دنوں میں کھلے عام متعہ کیا جاتا ہے۔ اور "متعہ" کی رغبت دلانے کے لیے متعہ کے فضائل پر مشتمل پمفلٹ شائع کیے جاتے ہیں۔ زنا کا دوسرا نام متعہ ہے۔ شیعہ حضرات زنا کو متعہ کا نام دیتے ہیں اور مذہبی شعار بتاتے ہیں۔ سال بھر اس قدر متعہ نہیں کیا جاتا جس قدر دس دن کے اندر یہ ثواب کمایا جاتا ہے۔ اس لیے سنی عوام سے اپیل ہے امام بارگاہ کا رخ نہیں کریں، شیعہ کے ساتھ برادرانہ تعلق کو منقطع کریں۔

علم بے جان ہے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں، نہ اس کا تعظیماً چومنا جائز ہے، نہ اس پر منت مرادیں مانگنا جائز ہے، نہ منت چڑھانا جائز ہے، نہ یہ تبرک کے لائق ہے کہ اس کو اپنے گھر میں رکھا جائے۔

یہ سارے کام ناجائز، غیر اسلامی اور بدعات ہیں، ان کاموں سے اللہ و رسول ناراض ہونگے، اس لیے مومن کا کام ہے کہ اللہ و رسول کی بات مانے اور نافرمانی سے باز آجائے۔ ہر سال ماتمی جلوس نکالنا اہل بیت کی یاد نہیں بلکہ اہل بیت کی توہین ہے۔ یزید نے ایک بار کی اور شیعہ ہر سال اور ہر شہر میں کرتے ہیں۔

﴾اہل سنت کی احادیث کی مشہور کتاب بخاری میں علم کی حقیقت کو اس

طرح واضح کیا گیا ہے:

قبل اسلام زمانہ جاہلیت (کفر) میں بہت لوگ جمع ہوتے اور فاحشہ عورت کے پاس جاتے اور وہ آنے والے کسی شخص کو منع نہ کرتی تھی۔ وہ فاحشہ عورتیں تھیں جنہوں نے اپنے دروازوں پر جھنڈے (علم) گاڑے ہوتے تھے جو اُن کا امتیازی نشان تھا۔ جو کوئی ان کے پاس جانے کی خواہش کرتا ان کے پاس چلا جاتا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس بُرائی کو ختم کرادیا۔(صحیح البخاری کتاب النکاح باب من قال لانکاح الاولی)

شیعہ مؤرخ، محدث و مجتہد ملا باقر مجلسی ایک طویل حدیث نبوی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت دوسرا جھنڈا میرے پاس (حوض کوثر پر) آئے گا جو پہلے جھنڈے سے زیادہ سیاہ اور بہت ہی کالا ہوگا۔ اس کے اٹھانے والے پہلوں کی طرح مجھے جواب دیں گے۔ پھر میں ان سے کہوں گا کہ میں نے تم میں دو بزرگ چیزیں (قرآن اور اولاد رسول) چھوڑی تھیں، تم نے ان سے کیا برتاؤ کیا تھا؟

وہ (کالے جھنڈے والے) کہیں گے کہ کتاب خدا کی تو ہم نے مخالفت کی اور آپ کی عترت (اولاد) کی ہم نے مدد نہ کی، ہم نے ان کو (کوفہ بلا کر) قتل و برباد کیا اور پراگندہ کردیا۔

(حضور پاک نے فرمایا) ''میں ان سے کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ چنانچہ وہ تشنہ لب، رُوسیاہ حوض کوثر سے لوٹ جائیں گے۔'' (جلاء العیون صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ ایران۔ حیات القلوب صفحہ ۳۱۵ بحوالہ مقیاس خلافت صفحہ ۸۵)

نتیجہ صاف واضح ہوا کہ شیعہ مذہب میں:

۱۔ اولاد رسول (خصوصاً امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ) کے قاتل سیاہ علم والے ہیں۔

۲۔ قرآن مجید کی مخالفت کرنے والے بھی یہی لوگ ہیں۔ اس لیے ان میں آج تک قرآن کا کوئی حافظ نہ پیدا ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہوگا۔

۳۔ قیامت کے روز یہ پیاسے، بے یارو مددگار اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

۴۔ سیاہ علم والوں کو حوضِ کوثر کا پانی اور حضور پاک کی شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

تعزیہ تابوت اور دُلدُل

محرم کے دس دن واقع کربلا کو ایک مذاق بنایا جاتا ہے، یوم عاشورہ کو تعزیہ، تابوت، دُلدُل (گھوڑا)، پنجہ، علم پر مشتمل ماتمی جلوس نکالا جاتا ہے۔ لکڑی کے کھلونے تلوار، تیرکمان اور خنجر کی بڑی تعداد اجناس و پھل فروٹ کی طرح فروخت ہوتی ہے۔ نشہ کھلے عام فروخت ہوتا ہے، عورتیں گھروں سے دوپٹہ میں نکل کر باہر آتی ہیں۔

خدارا سوچیے! کیا ہم حضرت امام حسین کی یاد منا رہے ہیں؟ حضرت امام حسین اور ان کا خاندان عارف باللہ، ولی اللہ تھا، اللہ عزوجل کے عشق و محبت میں سرمست تھا، وہ دنیا اور دنیا کی لذت کو بھول چکے تھا، انہیں شوق شہادت دامن گیر تھا، وہ اللہ کی راہ میں قربان ہونے کا جذبہ صادق رکھتے تھا اور اسی جذبہ کی ادائیگی میں سرشار تھا۔

لیکن افسوس! آج ہم میں حضرت امام حسین کی ایک بھی ادا نہیں ہے۔ ہمارے سارے کام حضرت کی تعلیمات کے مخالفت میں ہیں۔

اسلحہ: تلواریں، تیر، کمان، پہلوان، فوجی، خنجر، گھوڑے، بڑے بڑے جھنڈے، لمبے لمبے علم، ڈھولک، باجے۔ آج کے علم کی مثل لمبے نیزے تھے جس پر حضرت حسین کا سر مبارک تھا اور یہ طویل جلوس کربلا سے دمشق یزید کے دربار

خوشی کے ڈھولک و شادیانے بجاتے ہوئے پہنچا۔ شور و شرابہ کر کے دنیا کو بتا دینا چاہتے تھے کہ ہم جنگ جیت گئے۔ دوسری طرف یزید نے تین دن سوگ منانے، سیاہ کپڑے پہننے اور ماتم کرنے کا حکم دیا اور اپنی بیوی کو باہر لا کر اہل بیت سے جھوٹی محبت کا ڈھنڈورہ پیٹا۔

یہ کون تھے؟ آج یہ ماتمی جلوس، حسینی قافلہ صبر و شکر اور تسلیم و رضا کا ہے یا یزیدی فوج کے لشکر کا نقشہ پیش کرتا ہے؟ اور آج اپنا جائزہ لیں ہم حسینی یاد منا رہے ہیں یا یزید کی یاد منا رہے ہیں جب کہ زبان پر یا حسین ہے۔

مومن کہلانے کے باوجود قول و فعل میں اس قدر شدید تضاد کیوں ہے؟

مومن تو وہ ہے جس کا اندر باہر ایک جیسا ہو، ارشاد قرآن، فرمان نبوی کے سامنے سر کو خم اور اپنی خواہشات نفسانی سے سچے دل سے دست بردار ہو۔

﴾ لعن الله من زار بلا مزار (کتاب السراج بروایت خطیب)

حضور پاک نے فرمایا: ''جس نے زیارت کی ایسی قبر کی جس میں نعش یعنی مردہ نہ ہو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔''

تعزیہ میں کیا ہوتا ہے؟ خالی قبر، خالی روضہ کا ماڈل بنایا جاتا ہے جس میں اندر نعش/میت نہیں ہوتی۔ حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ جو تعزیہ تابوت کو دیکھنے گیا، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

﴾ جس نے خالی قبر کی زیارت کی اس نے گویا کہ بُت کی پوجا پاٹ کی (ترمذی)

﴾ حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

عشرہ محرم میں تعزیہ داری اور قبر و صورت وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے۔ یہ تعزیہ جو کہ بنایا جاتا ہے زیارت کے قابل نہیں ہے بلکہ اس قابل ہے کہ اسے نیست و نابود (ختم) کیا جائے۔ (فتاویٰ عزیزیہ جلد اول صفحہ ۷۵)

﴾ امام احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں: تعزیہ ممنوع ہے، شرع میں اصل نہیں اور جو کچھ بدعات ان کے ساتھ کی جاتی ہیں سخت ناجائز ہیں۔ تعزیہ پر جو مٹھائی

چڑھائی جاتی ہے...... نہ کھائی جائے۔ ڈھول بجانا حرام ہے۔ تعزیہ کی تعظیم بدعت ہے۔ تعزیہ بنانا ناجائز ہے۔ (اعالی الافادہ فی تعزیۃ الھند و بیان الشھادۃ صفحہ ۳۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۹۔ جلد ۳ صفحہ ۲۵۸۔ جلد ۶ صفحہ ۱۸۶)

بھارت کے ۷۵ علماءِ اہل سنت کا متفقہ فتویٰ

سوال: (الف): مروجہ تعزیہ داری جائز ہے یا ناجائز؟ (ب) علم اور شدے نکالنا نیز تعزیہ کو شب عاشور گلی کوچہ میں گشت کرانا پھر اسے دسویں محرم کو مصنوعی کربلا میں لے جا کر دفن کرنا، پہلی محرم سے ڈھول و تاشہ بجانا پھر عاشور کے دن تعزیہ کے آگے آگے باجہ بجاتے ہوئے اسے مصنوعی کربلا تک لے جانا شرعاً کیسا ہے؟ نیز تعزیہ داری علم اور شدے کی اصل کیا ہے؟

جواب: (الف) تعزیہ داری مروجہ ہند ناجائز و بدعت سیئہ و حرام ہے۔

(ب) یہ سب بھی ناجائز و حرام قاتل اہل اسلام اور جب یہ ناجائز و حرام ہیں تو ان کی اصل کیا ہو سکتی ہے؟ ہاں اگر سائل کی مراد یہ ہو کہ یہ کس کی نقل ہے کہ جس کی نقل ہو اس کی اصل قرار دی جائے تو نظر غائر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علم اور شدے جو نیزوں اور جھنڈوں کی شکل میں ہوتے ہیں غالباً یزیدی فوج کے اس فعل کی نقل ہے جو انہوں نے کربلا میں ظلم و جفا کے پہاڑ توڑنے کے بعد امام عالی مقام کا سر مبارک نیزوں پر کوفہ کی گلیوں میں بطور شادیانہ و مبارکبادی گھمایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی محمد احمد جہانگیر خان مفتی دارالافتاء دارالعلوم رضویہ منظر اسلام خانقاہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

اس فتویٰ پر بھارت کے ۷۵ علماء اہل سنت و مفتیان اسلام کے تائیدی و تصدیقی دستخط ہیں۔ ان میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خان بریلوی۔

۲۔ مولانا قاضی عبدالرحیم بستوی مفتی مدرسہ مظہر اسلام بریلی شریف۔

۳۔ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مفتی منظر اسلام بریلی شریف۔

۴۔ مولانا مفتی برہان الحق قادری رضوی (جبل پور)۔

۵۔ مولانا سید حامد اشرف اشرفی جیلانی، کچھوچھوی (بمبئی)۔

۶۔ مولانا ابوالحسنین آل مصطفیٰ قادری برکاتی (بمبئی)۔

۷۔ مولانا علامہ محمد یونس نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد۔

۸۔ علامہ مولانا سید محمد خلیل کاظمی چشتی (امروہہ ضلع مراد آباد)۔

۹۔ حافظ ملت علامہ عبدالعزیز مہتمم جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔

۱۰۔ علامہ عبدالمنان اعظمی مفتی جامعہ اشرفیہ۔

۱۱۔ حضرت سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین خانقاہ کچھوچھ شریف

۱۲۔ علامہ غلام جیلانی شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف ضلع بستی

۱۳۔ فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی مہتمم مدرسہ امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج ضلع۔۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقصد شہادت کو سمجھنے اور محرم کی جملہ بدعات و خرافات سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے آمین۔ (پوسٹر مطبوعہ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء بھارت)۔

شیعہ کی معتبر و مستند کتاب میں امیرالمومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فرمان درج ہے:

مَنْ جَدَّدَ قَبْراً اَوْمَثَّلَ مِثَالاً فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَام (من لایحضرہ الفقیہ باب النوادر و باب الجنائز جلد اول مطبوعہ تہران بحوالہ روشن صبح صفحہ ۶۲ فتاوی قاسمیہ صفحہ ۳۹ من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۲۰ باب الجنائز فی تجدید القبور مطبوعہ لکھنؤ)

ترجمہ: جس نے خالی قبر بنائی یا قبر کا ماڈل بنائے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔

مقام غور ہے کہ خالی قبر پر مشتمل تعزیہ یا ایسا طویل گنبد بنایا جاتا ہے

جس میں اندر جعلی قبر ہوتی ایسے حضرات کو اسلام سے اخراج کی فتویٰ امیرالمومنین سے ان کی معتبر و مستند کتاب میں درج ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہی کربلا ہے۔ اور یہی تکلیف و امتحان کا مقام ہے۔ ہمارے ''اونٹوں'' کے بیٹھنے کی جگہ، ہمارے کجاوے اتارنے کا مقام اور ہمارے نوجوانوں کی شہادت گاہ ہے۔'' (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد ثانی صفحہ ۴۷ مطبوعہ تبریز طبع جدید۔ مناقب ابن شہر آشوب جلد رابع صفحہ ۹۷ مطبوعہ قم ایران طبع جدید)

غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت امام کے پاس کربلا میں اونٹ تھے اور آج شیعہ گھوڑا نکالتے ہیں۔ جب امام کے پاس گھوڑا دلدل ثابت نہیں تو پھر گھوڑا کس کی یاد میں نکالا جاتا ہے۔

۱۹۸۸ء کی بات ہے کہ لاڑکانہ شہر میں مچھلی مارکیٹ کے متصل سرکاری پلاٹ پر چار دیواری کھینچ لی، ایک کونہ میں خوبصورت کشتی نما سبیل بنائی گئی، درمیان میں ایک لمبی چوڑی اونچی قبر بنائی ہے جس کے اردگرد گلدان سجائے گئے اور ایک کونے میں علم گاڑا گیا جس پر پنجہ و سیاہ کپڑا لٹکتا رہتا ہے، رات میں بلب مفت میں بغیر میٹر کے جلا کر اس وادی کو روشن رکھا جاتا ہے اور شیعہ خواتین کا منت چڑھانے کا عمل بھی عروج پر ہے۔ یہ سبزہ زار وادی آج کل ہیرونچیوں کا مرکز ہے۔

لیکن آپ سوچتے ہونگے کہ یہ قبر آخر کس کی ہے؟ اس راز کو آشکارا کرتے ہوئے بتاتا ہوں کہ یہ قبر اس گھوڑے کی ہے جس کو ڈلڈل کا نام دیا جاتا ہے اور محرم کی دسویں کو جلوس میں خوب سجا کر نکالا جاتا ہے اور اس کو مست بنانے کے لیے بھنگ پلائی جاتی ہے۔ ڈلڈل کے لیے یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ اس گھوڑے کی نسل ہے جو کہ امام کے پاس کربلا میں ساتھ تھا جب کہ شیعہ کی مستند کتب سے ثابت ہو چکا ہے کہ امام پاک کے پاس کربلا میں گھوڑا نہیں اونٹ تھا۔

یہ شیعہ لوگ عوام الناس کو ''حب اہل بیت'' کے نام پر کب تک دھوکا دیتے رہیں گے۔ کیونکہ حقیقت چھپ تو سکتی ہے لیکن مٹ نہیں، ایک روز بھرپور قوت کے ساتھ ضرور سامنے آتی ہے۔

امتیازِ مجالس محرم

مسلمانانِ اہلِ سنت کو چاہیے کہ وہ شیعہ کی مجالس اور ماتمی جلوس میں شرکت سے گریز کریں۔ اہل سنت و جماعت کی جانب سے منعقد مجالس محرم میں شرکت فرمائیں۔ لیکن واعظین کو چاہیے کہ وہ اپنی مجالس کو شیعہ مجالس سے منفرد رکھیں، ان کی نقل نہ کریں۔ اسی طرح شیعہ کی کسی قسم میں مشابہت نہ کی جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

☆من تشبه بقوم فهو منهم

ترجمہ: جس نے مشابہت کی کسی قوم کی تو وہ بھی ان ہی لوگوں سے ہوا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

☆ من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضي عمل قوم كان شريكا لمن عمل۔ (رواه الديلمي عن ابن مسعود، كذا ذكره السيوطي في جمع الجوامع)

یعنی جس شخص نے زیادہ کیا جماعت کو کسی قوم کی تو وہ شخص بھی اسی قوم سے شمار ہوگا اور جو شخص خوش ہوا عمل سے کسی قوم کے تو وہ بھی اس کا شریک قرار پائے جو عمل کرے۔"

جو شخص جس فرقے کی مجلس میں شرکت کرتا ہے، منع کرنے کے باوجود نہیں رکتا، تو وہ بھی اسی فرقے سے ہے۔

خضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

☆ من احب قوماً فهم منهم

ترجمہ: جس شخص نے جس قوم (فرقے) سے محبت کی تو وہ اسی میں سے ہے۔

اس اسلامی اصول و ضابطے کے تحت باطل و بدمذاہب سے بالکل کنارہ کریں۔ آنا جانا، ملنا جلنا، دوستی رشتہ داری وغیرہ سے قطع تعلق ہو جائیں۔ ورنہ انہیں میں حشر ہوگا۔

۱۔ صدر الشریعتہ مفتی امجد علی اعظمی رقمطراز ہیں:

عشرہ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور واقعات کربلا بیان کرنا جائز ہے جب کہ روایات صحیح بیان کی جائیں۔ ان واقعات میں صبر و تحمل رضا و تسلیم کا بہت مکمل درس ہے اور پابندی احکام شریعت و اتباع سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے کہ دین حق کی حفاظت میں تمام اعزہ و اقربا اور رفقا اور خود اپنے کو راہ خدا میں قربان کیا اور جزع فزع کا نام بھی نہ آنے دیا۔ مگر اس مجلس محرم میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا بھی ذکر خیر ہونا چاہیے تاکہ اہل سنت اور شیعوں کی مجلس میں فرق امتیاز رہے۔ (بہار شریعت جلد۲ حصہ۱۶ صفحہ۲۰۵ دہلی)

۲۔ نعیم ملت صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی غلط روایات کی طرف واعظین کو متوجہ فرما کر رقمطراز ہیں:

"کربلا میں حضرت سکینہ کا نکاح حضرت قاسم سے ہوا تھا۔" یہ روایت غلط ہے، اس کی کچھ اصل نہیں اور کچھ ایسے کم عقل لوگوں نے یہ روایت وضع کی (بنائی) ہے جنہیں اتنی بھی تمیز نہ تھی کہ وہ یہ سمجھ سکتے کہ اہل بیت رسالت کے لیے وہ وقت توجہ الی اللہ اور شوق شہادت و اتمام حجت کا تھا۔ اس وقت شادی نکاح کی طرف التفات ہونا بھی ان حالات کے منافی ہے۔

حضرت سکینہ کی وفات بھی (ذاکر و واعظ حضرات) راہ شام میں بتائی جاتی ہے، یہ بھی غلط ہے بلکہ وہ واقعہ کربلا کے بعد عرصہ تک حیات رہیں اور ان کا نکاح حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔

حضرت امام حسین کی بڑی صاحبزادی حضرت فاطمہ صغریٰ اپنے شوہر حضرت حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن بن حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کے ساتھ مدینہ طیبہ میں رہیں۔ کربلا تشریف نہ لائیں۔ (واعظین و ذاکرین ان کے متعلق کربلا کے حوالہ سے غلط روایتیں بیان کرتے ہیں) (سوانح کربلا صفحہ ۸۷)

۳. امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے ارشادات :

سوال : خاتون جنت بتول زہرا رضی اللہ عنہا کی نسبت یہ بیان کرنا کہ روز محشر وہ برہنہ سروپا ظاہر ہونگی اور امام حسین رضی اللہ عنہ و امام حسن رضی اللہ عنہ کے خون آلود اور زہر آلود کپڑے کاندھے پر ڈالے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان مبارک جو جنگ اُحد میں شہید کیا گیا تھا ہاتھ میں لیے ہوئے دربار الہٰی میں حاضر ہوں گی اور عرش کا پایا پکڑ کر ہلائیں گی اور خون کے معاوضہ میں امت عاصی کو بخشوائیں گی صحیح ہے یا نہیں؟

جواب میں امام احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں :

یہ سب محض جھوٹ افترا اور کذب و بے ادبی ہے۔ مجمع اولین و آخرین میں اُن کا برہنہ سر تشریف لانا، جن کو برہنہ سر کبھی آفتاب نے بھی نہ دیکھا۔ وہ جب صراط پر گزر فرمائیں گی زیر عرش سے منادی ندا کرے گا، اے اہل محشر! اپنے سر جھکالو اور اپنی آنکھیں بند کرلو کہ فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صراط پر گزر فرماتی ہیں۔ پھر وہ نور الہٰی ایک برق کی طرح ستر ہزار حوریں جلو میں لیے ہوئے گزر فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت صفحہ ۱۴۵)

سوال : رافضیوں کے مجالس محرم میں ذکرِ شہادت و مصائب شہدائے کربلا و سوز خوانی اور مرثیہ مصنفہ انیس دبیر پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟

جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں :

(شیعوں کی مجلس میں شرکت) حرام ہے۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

حدیث میں ارشاد ہوا الاتجالسوھم۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا: من اکثر سواد قومہ فھو منھم۔ جو کسی قوم (بدمذہب) کا مجمع بڑھائے، وہ انہیں میں سے ہے (احکام)

امام احمد رضا بریلوی رقمطراز ہیں :

جو مجلس ذکر شریف حضرت سیدنا امام حسین و اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کی ہو جس میں روایات صحیح معتبرہ سے ان کے فضائل و مقامات و مدارج بیان کیے جائیں اور ماتم وتجدید غم وغیرہ امُور مخالفہ شرع سے یکسر پاک ہو فی نفسہ حسن و محمود ہے۔.....

ذکر شہادت شریف جب کہ روایات موضوعہ وکلمات ممنوعہ و نیت نامشروعہ سے خالی ہو عین سعادت ہے۔ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ (یعنی صالحین کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے) (رسالہ : اعالی الافادہ فی تعزیہ الھند و بیان الشہادۃ صفحہ ۱۳ بحوالہ شام کربلا)

امام احمد رضا فرماتے ہیں :

تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و روگردانی کریں، اس کی طرف دیکھنا ہی نہ چاہیے۔ (عرفان شریعت حصہ اول صفحہ ۱۵)

امام احمد رضا فرماتے ہیں :

روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں۔ ان سے کوئی معاملہ مسلمانوں جیسا کرنا حلال نہیں۔ شیعوں سے میل جول، نشست برخاست اور سلام کلام سب حرام ہے۔

حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

ترجمہ : عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں، ان کا ایک بدلقب ہوگا، انہیں "رافضی" کہا جائے گا۔ سلف الصالحین (بزرگوں) پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے، ان کے پاس نہ بیٹھنا، اُن کے ساتھ نہ کھانا۔ نہ اُن کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا۔ بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا، مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا، نہ اُن پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا"

جو سُنی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے اگر خود رافضی نہیں تو کم از کم اشد فاسق ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سے بھی میلی جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ (احکام شریعت صفحہ ۱۸۰)

تمام احکامات سے واضح ہوا کہ شیعہ سے میل جول رکھنا شرعاً حرام ہے۔ ان کی مجلس میں و دیگر رسوم میں شرکت ناجائز ہے، اس کے علاوہ محرم میں ایسی

غلط، موضوع اور من گھڑت روایات بیان کی جاتی ہیں جو کہ شرعاً اور عقلاً جائز نہیں بلکہ بے ادبی کے زمرے میں آتی ہیں۔

ان روایات کے بیان کرنے سے احتراز کرنا چاہیے:

✿ ایک روایات بیان کی جاتی ہے کہ کربلا میں حضرت قاسم (بن امام حسن رضی اللہ عنھا) کی شادی ہوئی تو حضرت قاسم نے مہندی لگائی۔ مروجہ رسم مہندی نکالنا اسی کی نقل ہے۔ مہندی پانی میں بھگو کر لگائی جاتی ہے اور اہل بیت پر تو پانی بند تھا تو مہندی کس طرح بنائی و لگائی گئی؟ سوچیئے بار بار!!

حضرت سیماب اکبرآبادی (کراچی) نے واعظ و ذاکر حضرات کی اس طرح کی بیان کردہ بعض غلط روایات کا اس طرح نوٹس لیا ہے:

جو تجھ کو یاد ہے غلط افسانہ کہن اس کا مٹا چلن
ہاں بھول جا گھڑی ہوئی ساری کہانیاں خاموش نوحہ خواں
آل عبا کی چادر سَر کون پھاڑتا ہے، یہ ہے اک افترا
کیوں دامن ادب کی اُڑاتا ہے دھجیاں، خاموش نوحہ خواں
کھینچی تھی کس نے بالیاں بنتِ حُسین کی، ہے بات بے تکی
اس وقت کب عرب میں مروج تھیں بالیاں، خاموش نوحہ خواں
مہندی لگانا آج جو لوگوں میں عام ہے، مکروہ کام ہے
مہندی لگاتے ہاتھ میں کیوں؟ قاسم جواں، خاموش نوحہ خواں
بَین و بکا تو شیوہ آلِ عبا نہ تھا، شکوہ گِلہ نہ تھا
صابر تھی خاندانِ امامت کی بیبیاں، خاموش نوحہ خواں

یہاں سید عمار علی شیعہ مفسر کی ایک عبارت اس جذبہ سے درج کررہے ہیں کہ شاید وہ اپنے عالم کی بات کو خوش دلی سے قبول کرکے عمل کریں۔ بات بہت اہم اور مفید بھی جو کہ قابل غور و توجہ ہے۔ آیت کریمہ ولنبلونکم بشی، الایۃ کے ماتحت رقمطراز ہیں:

☆ ''اکثر آدمی محرم میں بدعتیں کرکے ثواب کو ضائع کرتے ہیں جیسا کہ

باجے بجاتے اور بجواتے ہیں اور مرثیوں میں جھوٹی حدیثیں اپنی طرف سے بنا کر داخل کرتے ہیں اور غلو اور تنقیص کی روایتوں کو جلسوں میں بیان کرکے لوگوں کے ایمانوں کو فاسد کرتے ہیں اور جو راگ کہ شرع میں ممنوع ہیں انہیں میں مرثیوں کو پڑھتے ہیں اور عورتیں بلند آواز سے مرثیوں کو پڑھتی ہیں اور نامحرم ان کی آواز کو سنتے ہیں۔ ان امور میں مومنین کو اجتناب لازم ہے۔'' (تفسیر عمدۃ البیان بحوالہ شام کربلا)

شیعہ عالم نے جو شیعوں کی اجتماعی بُرائی نافرمانی، جعل سازی، کذب بیانی، بدعات، خرافات اور خواتین کا بے پردہ ہونا اور جھوٹی روایات گھڑنے کی جو نشاندہی فرمائی ہے آج پوری امت جعفریہ اس بُرائی میں غرق ہے۔ شاید وہ اپنے عالم کی تنبیہ پر متوجہ ہو کر خوف خدا سے سرشار ہوں۔

لوہے کے کڑے پلید ہیں

شیعہ نے لوہے کے کڑے پاؤں و ہاتھوں میں پہننے کو مذہبی رنگ دیا ہے۔ اور ملنگ لوگ بھی خوب کڑے پہن رکھتے ہیں اور بعض نوجوان دیکھا دیکھی میں پہنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت کاملہ اور عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین

''حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوہے کی کوئی چیز پہن کر نماز جائز نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ نجس (پلید) اور بُری چیز سے مسخ کی ہوئی ہے (بنائی گئی ہے)۔'' (فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۴۰۰۔ تہذیب الاحکام جلد ۲ صفحہ ۲۲۷۔ علل الشرائع باب ۵۷ صفحہ ۳۴۸ بحوالہ مسلک اہل بیت اطہار صفحہ ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم پروردگار تمام مسلمانوں کو گمراہی بے دینی اور بدعات سے قلبی بے زاری عطا فرمائے، ہدایت کاملہ سے نوازے اور اہل بیت وصحابہ کرام سے سچی محبت اور پیروی کرنے کی تڑپ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فہرست کتب

صراط مستقیم پبلی کیشنز

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

بانی ادارہ صراط مستقیم پاکستان

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف	قیمت
1	فہم دین (اول تا پنجم)	محمد اشرف آصف جلالی	فی جلد 260
2	غائبانہ جنازہ جائز نہیں	محمد اشرف آصف جلالی	220
3	مفہوم قرآن بدلنے کی واردات (جلد اول)	محمد اشرف آصف جلالی	140
4	محاسن اخلاق	محمد اشرف آصف جلالی	100
5	ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں	محمد اشرف آصف جلالی	40
6	میرے لئے اللہ کافی ہے	محمد اشرف آصف جلالی	40
7	حق چار یار	محمد اشرف آصف جلالی	40
8	جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام	محمد اشرف آصف جلالی	40
9	فکر آخرت	محمد اشرف آصف جلالی	40
10	ہاں ہم سنی ہیں	محمد اشرف آصف جلالی	40
11	سرکار غوث اعظم اور آپ کا آستانہ	محمد اشرف آصف جلالی	40
12	ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات	محمد اشرف آصف جلالی	40
13	شان رسالت سمجھنے کا ایمانی طریق	محمد اشرف آصف جلالی	40
14	توحید وشرک	محمد اشرف آصف جلالی	40
15	ہم اہلسنت وجماعت ہیں	محمد اشرف آصف جلالی	
16	تحفظ ناموس رسالت ایک فرض ایک قرض	محمد اشرف آصف جلالی	40
17	چٹا گانگ میں چند روز	محمد اشرف آصف جلالی	30
18	تحفظ حدود اللہ اور ترمیمی بل	محمد اشرف آصف جلالی	30
19	ایصال ثواب اور گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت	محمد اشرف آصف جلالی	30
20	فقہ حنفی سنت نبوی کے آئینے میں	محمد اشرف آصف جلالی	
21	دختران اسلام کے لیے آئیڈیل کردار	محمد اشرف آصف جلالی	30
22	یورپ میں اسلام کے پھیلتے اثرات	محمد اشرف آصف جلالی	20
23	جادو کی مزمت	محمد اشرف آصف جلالی	20
24	اصلاح اور اُس کا اجر	محمد اشرف آصف جلالی	20
25	نورانیت مصطفی ﷺ کا انکار کیوں؟	محمد اشرف آصف جلالی	
26	شان ولایت قرآن وحدیث کی روشنی میں	محمد اشرف آصف جلالی	
27	محبت ولی کی شرعی حیثیت	محمد اشرف آصف جلالی	20
28	صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟	محمد اشرف آصف جلالی	20
29	فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات	محمد اشرف آصف جلالی	20
30	ربط ملت اور اہلسنت کی ذمہ داریاں	محمد اشرف آصف جلالی	20
31	خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام	محمد اشرف آصف جلالی	20
32	فحش گانوں کا عذاب	محمد اشرف آصف جلالی	20
33	رسول اللہ ﷺ کی نماز	محمد اشرف آصف جلالی	20
34	ترک تقلید کی تباہ کاریاں	محمد اشرف آصف جلالی	20

نمبر	کتاب	مصنف	قیمت
35	اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور اُن کا حل	محمد اشرف آصف جلالی	20
36	صراط مستقیم کی روشنی	محمد اشرف آصف جلالی	20
37	مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟	محمد اشرف آصف جلالی	20
38	رسول اللہ ﷺ بحیثیت مبشر	محمد اشرف آصف جلالی	20
39	منصب نبوت اور عقیدہ مومن	محمد اشرف آصف جلالی	20
40	محبت الٰہی اور اسکی چاشنی	محمد اشرف آصف جلالی	20
41	فہم زکوۃ	محمد اشرف آصف جلالی	20
42	حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ	محمد اشرف آصف جلالی	20
43	توحید باری تعالیٰ	محمد اشرف آصف جلالی	20
44	قربانی صرف تین دن جائز ہے مع قربانی کے جانور	محمد اشرف آصف جلالی	
45	نماز تراویح 20 رکعت سنت ہے	محمد اشرف آصف جلالی	10
46	حضرت عمر کا علمی ذوق	محمد اشرف آصف جلالی	20
47	ظہور امام مہدی مع حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اور قادیانی	محمد اشرف آصف جلالی	10
48	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ بحیثیت بانی فقہ	محمد اشرف آصف جلالی	20
49	تربیت اولاد	محمد اشرف آصف جلالی	30
50	رنج والم سے نجات کا راستہ	محمد اشرف آصف جلالی	40
51	مسئلہ حاضر و ناظر	محمد اشرف آصف جلالی	40
52	اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (کا قرآنی مفہوم)	محمد اشرف آصف جلالی	40

فہرست کتب سنی علمائے کرام

ملنے کا پتہ: صراط مستقیم پبلی کیشنز گوجرانوالہ

کتاب	قیمت
عرفان الحدیث	250
گوشۂ خواتین	220
نوار حافظ الحدیث	180
آؤ میلاد منائیں	220
دروس القرآن	170
مسئلہ رفع یدین	120
بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم	120
ہل جنت اہل سنت	120
اختلاف ختم ہو سکتا ہے	120
زیارت قبور	40
تحفہ رمضان المبارک	280
تحفہ شعبان المعظم	100
رسائل رمضان المبارک	120
ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں	100
خلاصۃ القرآن	40
قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ	380
غیر مقلدین کو دعوت انصاف (اول تا چہارم)	450 فی جلد
غیر مقلدین کا علمی محاسبہ	450
سرور کونین کی نورانیت و بشریت	450
فیصلہ کن مناظرے	450
مجموعہ رسائل	150
مالک کل	30
مختصر شرح سلام رضا	70
محمدی نماز	50
حرمت رسول پر سب کچھ قربان	40
شاہراہ اہلسنت	250
آئینہ اہلسنت	250
مقالات جلالیہ	180
جراتوں کا قافلہ	20
آپ کے مسائل کا شرعی حل	150
سنی جاگ	15
زندہ نبی کے زندہ صحابہ	40
نماز کا سنت طریقہ	20
میاں بیوی کے باہمی معاملات	120
تحقیق مسئلہ ختم نبوت	20
بھیڑ نما بھیڑیے	20
یزید علمائے اہلسنت کی نظر میں	20
الحق المبین	40
میلاد النبی	24
بارہ ماہ کے فضائل و مسائل	36
عقائد و معمولات اہلسنت	30
سات متنازعہ مسائل اور اہلسنت کا موقف	20
شفاء اور برکت	20
ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے	20
میں سنی کیوں ہوا؟	30
حقیقت ایصال ثواب	60
فضائل درود شریف	20
ایصال ثواب کیوں اور کیسے؟	20
تبلیغی جماعت کے کارنامے	20
بزرگان دین کا نعتیہ کلام (اول دوم)	30-36
والیان نجد و حجاز کا تاریخی جائزہ	30
منتخب حدیثیں تخریج شدہ	120
نماز کورس	80
ذکر اویس	120
ذکر سیرانی	120
کالج اور لڑکی	90
نعم نال وظیفے	70
علم حضرت یعقوب علیہ السلام	40
بہشتی دروازہ	30
تبلیغی جماعت کے کارنامے	20
بسنت تہوار یا غضب کردگار	15
گلدستہ تقاریر (اول دوم)	240 فی جلد
شاہ شہیداں	70
سوغات مسائل	20
باپ کی نصیحت بیٹی کے نام	50
کامیاب شادی	40
محفل میلاد برائے خواتین	170
استخارہ	30
امام احمد رضا کے تعلیمی تصورات کا تحقیقی جائزہ	30
مقام مصطفیٰ ﷺ	120
انیس المجالس	200
ضرب حیدری	100
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مناظرہ)	80
اوجھڑی کی کراہت	25
مردے سنتے ہیں	20

ملنے کا پتہ

صراط مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630

صراط مستقیم پبلیکیشنز
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
0321-9407699, 042-37115771

Designed by: Tayyab Graphics 0321-4761150